سوال

کیاادمی اپنی زندگی مین اپنامال وارسون مین تقسیم کرسکتا ہے ؟

جواب

زندگی میں وراثت کی تقسیم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا زندگی میں وراثت تقسیم کی جا سکتی ہے ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! پہلی بات تو یہ ہے کہ زندگی میں وراثت تقسیم کرنا شرعا نا جائز ہے، جیسا کہ آیت مبارکہ یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیٓ اَولَادِکُم میں مَا تَرَکَ اور مِمَّا تَرَکَ کے الفاظ سے وضاحت ہوتی ہے۔ نیز ترکہ کی حقیقت میں موت کے بعد چھوڑے ہوئے مال کی قید موجود ہے پھر میراث اور وراثت کے الفاظ بھی زندگی کے ختم ہونے کے بعد پر دلالت کر رہے ہیں تو ان دلائل کی بنا پر انسان اپنے مال کو اپنی اولاد یا دیگر وارثوں میں یُوصِیکُمُ اللّٰہُ الخ کے مطابق تقسیم نہیں کر سکتا ہے۔ ہاں صحیح بخاری میں مروی نعمان بن بشیر والی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو بطور عطیہ یا ہبہ دے سکتا ہے (بخاری۔ کتاب الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا۔ باب الھبۃ للولد) لیکن یاد رہے اس عطیہ اور ہبہ میں لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ والا اصول پیش نظر نہیں رکھا جائے گا کیونکہ یہ موت کے بعد میراث وترکہ کے بارے میں ہے بلکہ زندگی میں اولاد کو عطیہ یا ہبہ کرتے وقت لڑکے اور لڑکی کو برابر برابر دیا جائے گا۔ بیٹیوں کو دیا گیا جہیز ایک تحفہ ہے، اسی طرح بیٹے کو دیا گیا مکان بھی ایک تحفہ شمار ہوگا، لہذا والدین پر ضروری ہے کہ وہ باقی اولاد کو بھی اتنا اتنا تحفہ دیں، پھر باقی جو جائیداد بچے اسے بھی بچوں اور بچیوں میں برابر برابر تقسیم کر دیں۔ لیکن یاد رہے کہ اپنی ضروریات زندگی کے لئے کچھ نہ کچھ اپنے پاس ضرور رکھیں، کیونکہ ممکن ہے بعد میں آپ کو اس کی ضرورت پڑ جائے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب فتوی کمیٹی محدث فتوی